بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

للہ الحمد والمنہ رسالہ نافعہ مظہر حقیقت فرقہ ضالہ مخذولہ دیوبندیہ وہابیہ مشتمل بفیوضات و برکات

الموسوم بہ

وسیلۂ نجات

المعروف بہ

خدا کی رحمت

مولفہ

علامہ اجل، فاضل اکمل حامی ملت حنفیہ ماحی و دافع تزویر دیوبندیہ وہابیہ

حضرت مولانا سید شاہ محمود اشرف صاحب کچھوچھوی دام ظلہم العالی

حسب فرمائش

منشی محمد لطافت حسین و منشی محمد مجید و محمد علی کتبی صاحبان اراکین مدرسہ فیض الغربا کنارہ جس کی وجہ سے اکثر بعض مسلمانان کلکتہ نے اپنے مذہب کی حفاظت اور اپنی ترقی و بہبودی کیلیے انجمن اصلاح الانصار قائم کی اور اسمیں ایک مکتب کھولا جسمیں مولوی یعقوب دیوبندی کو معلم مقرر کیا۔ مولوی صاحب بہت دنوں سے شام نگر تیلی پاڑہ وغیرہ میں آتے تھے۔ اور تقیہ کا لباس پہنکر وہ [illegible] حنفی ہیں [illegible] قوم مسلم سے کسی مدرسے کے نام سے چندہ وصول کر کے اوقات بسری کرتے تھے۔ جب یہاں نوکر ہوئے اور دیکھا کہ لوگ میرے معتقد ہیں۔ فوراً عقائد فاسدہ خیالات باطلہ کی تعلیم و اشاعت میں کوشاں ہوگئے۔ بقول مشہور ہر فرعونے را موسیٰ شیخ اکبر صاحب سردار و اراکین مدرسہ مذکور اس روش سے واقف ہوگئے اور سمجھ گئے کہ یہی [illegible] سے بچوں کی ایمان و عقائد کو تباہ کرنیوالے، مسلک بزرگان دین بعض کو برا کہنے والے، میلاد و عرس و نذر و نیاز کو شرک و بدعت بتانیوالے ہیں بس ہوشیار ہوگئے۔ اور مولوی صاحب کو اس مدرسہ سے علیحدہ کردیا۔ مولوی صاحب نے دو قطرہ آنسو کو وسیلہ بنایا (اگرچہ یہ اون کے نزدیک شرک ہی) اور سرداروں کی چوکھٹ پر عجز و نیاز کو جھکایا اور اونکو اپنے دام میں لاکر پھر اپنی جگہ (نوکری) کو حاصل کیا۔ شیخ اکبر صاحب سردار وغیرہ نے خیال کیا کہ یہ تو بہت برا ہوا کہ وہ رہ گیا۔ ایک عظیم الشان جلسہ وعظ منعقد کیا اور حضرات علمائے احناف دام ظلہم العالی کو مدعو کیا۔ اور عقائد دیوبندیہ کتاب تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، صراط مستقیم، بسط البنان وغیرہ کے متعلق بیان کرنیکے لئے التجا کی۔ حضرات علمائے کرام نے بہت ہی پرزور الفاظ میں نہایت ہی مدلل و مستند طور پر فرمادیا کہ جماعت دیوبندیہ وہابیہ سب کتابیں اس قابل ہیں کہ اون کی صحبت و معیت میں رہنا اور اون سے بچوں کو تعلیم دلانی ایمان و مذہب کو نقصان کرنا ہے مسلمانوں کو لازم ہے کہ ان سے دور رہیں اپنے بچوں کو ان سے نہ پڑھائیں۔ انکے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ انسے ربط و اتحاد پیدا نہ کریں۔ چنانچہ لوگ اسپر عمل پیرا ہوئے اور علمائے کرام سے استفتا پیش کر کے جواب حاصل کیا اور بغرض خیر خواہی المسلمین اسکو اس سال کئی مرتبہ میں شائع کیا۔ اس اثنا میں مولوی یعقوب نے ایک اشتہار شائع کیا جسمیں لکھا کہ بیشک جسکا وہ سب عقیدہ ہو کافر ہے اور ایک جلسہ منعقد کیا مگر جو عیار [illegible] اشتہار کی آڑ میں پناہ لینا چاہا مگر مولوی نذر حسین دیوبندی اور مولوی یحییٰ دیوبندی مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ کو مدعو کیا۔ اور ان لوگوں نے اسی عقیدہ کے مطابق [illegible] لکھا اور بڑے زور میں کہا کہ کوئی حنفی عالم آئے اور ہم سے مناظرہ کرے۔ اس پر کل مسلمان خلاف ہوگئے اور علمائے احناف کیطرف سے چند طلبہ و ناظروں کو مناظرہ کیلیے بلایا مگر دیوبندی مولویوں نے اپنی خاندانی تعلیم کے مطابق گریز ہی کا مقصد گردانا اور مناظرہ سے ذلیل ہو گئے۔

بالتفات تمام و خاص اہتمام

حامی سنت، ماحی بدعت، فخر قوم و ملت، عالیجناب حاجی محمد لعل خانصاحب اہمی نائب صدر انجمن اصلاح عقاید

مطبع اہلسنت و جماعت نمبر ۲۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ میں طبع ہو کر بغرض منفعت خلائق عامہ و اصلاح عقائد فاسدہ شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اشتہار ترسیل ہے بعد معائنہ سوالات ذیل کا مفصل جواب ارقام فرما کر ممنون فرمایئے (۱) جن کتابوں کی عبارت اس اشتہار میں درج ہے وہ قابل عمل ہیں (۲) اون کے عوام سے ربط و اتحاد جائز ہے یا نہیں (۳) دیوبندیوں کے عقائد کیا ہیں اور وہ لوگ ان کتابوں پر فریفتہ ہیں یا نہیں (۴) دیوبندیہ کی امامت اور مدرسی میں ایسا کر کے ہماری مدد
ممنون فرمائیں۔

الجواب

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(۱) اشتہار مرسل مفتی صاحب شہر لودیانہ کا ہے جسمیں بعض عقائد خبیثہ وہابیہ دیوبندیہ کی تفصیل ہے جنکو رسالہ یکروزی و ایضاح الحق و تقویۃ الایمان و صراط مستقیم رشید احمد گنگوہی سے نقل کیا ہے۔ اور تجربہ شاہد کہ عوام اہل اسلام کو ان کتابوں کے مطالعہ نے کفر و ارتداد کے قعر عمیق میں ڈھکیل دیا۔ اور کیوں نہ ہو کہ ان کتابوں میں ضلالت و کفر کے سوا کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ بے شبہ خواص پر لازم کہ عوام کو ان کتابوں سے بچنے کی تاکید کریں اور پہلے خود اسکا عملی ثبوت دیں۔ ان کتابوں کو علما

(۲) عقائد طائفہ تالفہ وہابیہ دیوبندیہ کو جو مانے اور کتب مذکورہ کو دستور العمل بنائے اوس سے ربط و اتحاد شرعاً ناجائز و ممنوع ہے کہ ان عقائد والوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین تو نہ بیٹھ معلوم ہو جانیکے بعد ظالموں کے پاس۔ جو اپنی خباثت عقائد کے سبب اپنے پیغمبر کو جھٹلاتے ہیں
کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم آخر زمانہ میں مکار جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو ایسی باتیں
یہ لوگ بتدعین مذہب و منکرین ضروریات دین سے ہیں۔ ہدایہ و غرر و ملتقی الابحر و در مختار و مجمع الانہر و برجندی و ظہیریہ و طریقہ محمدیہ اور اوس کی شرح میں ہے
اون کیساتھ کھاؤ پیو نہ اون کیساتھ نماز پڑھو نہ اون کے جنازہ پر نماز پڑھو۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مسلمانوں کی شان یہ بیان فرمائی ہے کہ
اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں نہ پاؤ گے کہ وہ دوستی کریں اون لوگوں سے جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے گستاخیاں کی ہیں
کیں۔

(۳) عقائد طائفہ وہابیہ دیوبندیہ کی حضرات علمائے کرام و حامیان دین خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصانیف کثیرہ شہیرہ میں خوب تفصیل فرما کر کافی بہونچا۔ اب اگرچہ ضرورت نہیں پھر بھی حسب اقتضائے زمانہ بعض عقائد دیوبندیہ اپنی جداگانہ نوعیت ترتیب کیساتھ بخیال تائید دین درج ذیل ہے جس سے مسلمانوں کو

مختصر فہرست عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ	اون عقیدوں کی خباثت اور اس طائفہ کی گمراہی و ضلالت
(۱) غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔ بلفظہ تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی مطبع [illegible] صفحہ	(۱) دیکھو اس نے اللہ تعالیٰ کے علم کو لازم ذات نہ مانا بلکہ اوس کو اختیاری بتایا کہ جب چاہے جانے ورنہ جاہل رہے۔ تو صاف اوس نے علم الٰہی کو حادث بتایا۔
(۲) تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت بلا جہت و محاذات (الیٰ قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آں اعتقادات مذکورہ	(۲) دیکھو اسمیں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اوسکا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہے اسمیں اوس نے ائمہ اسلام کو بدعتی اور گمراہ بتایا۔

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ و دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ	اون عقیدوں کی خباثت اور ائمہ طائفہ کی گمراہی ضلالت

را از جنس عقائد دینیہ می شمارد اھ ملخصاً ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ صفحہ ۳۵ و ۳۶ تصنیف اسمٰعیل

(۴) عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحانہ می شمارند و اورا جلشانہ بآن مدح میکنند برخلاف اخرس و جماد - وصفت کمال ہمین است کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنابر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت تنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہماں شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردد یا کسے دہن اورا ببندد نماید ایں اشخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعاً عن عیب الکذب و تنزہاً عن التلوث بہ از صفات مدح است اھ ملخصاً یکروزی اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی صفحہ ۱۴۵

(۴) دیکھو اسمیں صاف اقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کیونکہ گونگے کا بولنا (جسکو محال کہتا ہے) ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہے - اور وہ کہتا ہے کہ کذب الٰہی ایسا بھی نہیں جیسا گونگے کا بولنا تو اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا خلاف عادت بھی نہ رہا - اور یہ صریح کفر ہے - اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحتاً تنزہ کے لئے اوس سے بچتا ہے اسی دلیل ذلیل سے اللہ تعالیٰ کیلئے سونا - اونگھنا - جھکنا - بھولنا جورو - بیٹا - بندوں سے ڈرنا کسیکو اپنی بادشاہی میں شریک کرلینا - شراب خواری و زناکاری سب کچھ روا ٹھہرا چنانچہ محمود حسن دیوبندی وغیرہ - پارٹی دیوبند نے اخبار نظام الملک پرچہ ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں یہ چھپایا کہ چوری شراب خواری سے معارضہ کم فہمی یہ کلیہ ہے جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے) اب اونکا خدا چوری کرے شراب پئے - بچہ جنے - مرجائے - جاہل ہے - سب جائز ہے - معاذ اللہ منہ

(۳) امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں. بلفظہ براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی مطبع بلالی ساڈھورہ صفحہ ۲

(۳) دیکھو اسمیں صاف تصریح ہے کہ امکان کذب اور خلف وعید دونوں کا ایک مطلب ہے اور آگے چلکر خود اسی نے ردالمحتار سے نقل کیا کہ خلف وعید کا جواز و عدم جواز مختلف فیہ ہے تو اس کے قاعدہ سے جو خلف وعید کے وقوع کے قائل ہیں وہ وقوع کذب الٰہی کے قائل ہیں کیونکہ دونوں کو وہ ایک سمجھ رہا ہے تو صاف اس مسئلے وقوع کذب الٰہی کا اقرار کیا۔

(۵) بجواب استفتا جسمیں ایک کہنے والا کہتا ہے کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب کا قائل نہیں ہوں. اگرچہ اوس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اوسکو کوئی سخت کلمہ کہنا نہیں چاہیے نہ اوس کو کافر و بدعتی ضال کہنا چاہیے کہ اسمیں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کرسکتا - وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے

(۵) دیکھو یہ خاص طور پر صاف صاف اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہہ رہا ہے اور جھوٹا کہنے کو برا نہیں جانتا - غرض اس نے امکان کی ظاہری پردہ کو بھی اوٹھا دیا - معاذ اللہ منہ

عقیدۂ حقہ اہلسنت و جماعت مع ایک مختصر و روشن حجت

نسبت دہمین ہست مذہب اہلسنت وجماعت - بحرالرائق وعالمگیری وخانیہ وخلاصہ میں تصریح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کیلئے مکان ثابت کرے وہ کفر بکتا ہے -

(۳) اللہ تعالیٰ جملہ عیوب ونقائص سے پاک ہے ان عیبوں میں خود صلاحیت نہیں کہ مقدور بن سکیں - جیسے کسی کے سامنے پھول رکھا ہو وہ کہے کہ اوس جگہ کی ہر چیز کو میں دیکھتا ہوں تو کوئی سمجھدار اس سے انکار نہ کریگا اور یہ نہ کہیگا کہ پھول کی خوشبو کو تم نہیں دیکھتے - کیونکہ خوشبو میں خود صلاحیت نہیں کہ اوس کو کوئی دیکھ سکے - یہی معنی ان اللہ علی کل شئ قدیر کے ہیں یعنی ہر ممکن پر اللہ تعالیٰ قادر ہے اور کذب الٰہی محال ہے لہذا صلاحیت مقدوریت اوسمیں نہیں ہے - اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت قدیم ولازم ہے جو کہے کہ فلاں صفت اختیاری ہے جسکو بمصلحۃ اختیار کیا ہے وہ کفر بکتا ہے - فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وشرح فقہ اکبر ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مطبع حنفی سنہ ۱۲۶۹ھ صفحہ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ - اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ہیں جو اونکو مخلوق یا حادث کہے یا اسمیں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے

(۴) خلف وعید کا جواز اور عدم جواز یہ اختلاف لفظی ہے بعض کا قول ہے کہ جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مثلاً شرابخوار کیلئے وعید فرمائی - اب اگر اوسکو بخشدے تو خلف وعید ہوا اور محققین فرماتے ہیں کہ گناہگاروں کا بخشدینا رحم وکرم ہے اور اللہ تعالیٰ کو اسکا اختیار ہے خود فرماتا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء کفر کے سوا اللہ تعالیٰ جسے چاہے بخشدے - اب ہر وعید کا یہ مطلب ہوا کہ مثلاً شرابخوار کیلئے عذاب ہے اگر خدا نہ بخشدے - تو اگر بخشدیا - یہ رحم وکرم ہے - خلف وعید نہیں ہے - باوجود اس اختلاف کے دو باتوں پر سب کا اجماع ہے اول یہ کہ قیامت کے دن گناہگار بخشے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ اور دوسرے یہ کہ کذب الٰہی محال ہے عبارت شرح مقاصد یوں ہے الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص والنقص علی اللہ تعالیٰ محال - معلوم ہوا کہ خلف وعید کو جو جائز کہتے وہ بھی کذب الٰہی کو محال جانتے ہیں -

(۵) اللہ تعالیٰ جھوٹ اور تمام عیبوں سے پاک ہے اوسمیں نہ کوئی عیب ہے نہ ہو سکتا ہے سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح جو اوس کو جھوٹا کہے یا جھوٹا کہنا برا نہ جانے وہ کافر ہے کہ تمام شریعت کا رد کرتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ منہ

حواشی ضروریہ مفیدہ

بازی کے کچھ نتیجہ نہیں عموماً اس بات کو وہی جنٹلمین کہتے ہیں جو دین سے غافل وجاہل ہیں - جنکو منہ لگانا مناسب نہیں - ہاں اے سنیو! تم سنو کہ بحمد اللہ علماء اہلسنت کی تیاری اور مناظرہ پر مناظرہ کرنے سے نہایت مفید نتیجہ پیدا ہوا اور تمہارے دین کے دشمنوں نے تمہاری سچائی کا اعلان کر دیا اور ظاہر کر دیا کہ کوئی فرقہ باطلہ جب اہلسنت وجماعت سے ٹکراتا ہے تو خود چور چور ہو جاتا ہے تم کو تعجب ہوگا کہ دشمنوں نے کیسے تمہاری صداقت مان لی - المہند تصنیف خلیل احمد انبیٹھوی اٹھا کر دیکھو ان دیوبندیوں نے تنگ ہو کر خود عربی زبان میں ایک سوال بنایا اور مشہور کیا کہ یہ سوال عرب سے آیا ہے اور خود ہی جواب دیا جسمیں اپنے عقاید ظاہر کئے ہیں اور تقریباً جتنے فرقہ دیوبندیہ کے مولوی تھے سب سے دستخط کرائے بلکہ شاید کسی الول جلول مولوی کو بھی نہ چھوڑا اوس کے صفحہ ۱۵ میں اہلسنت سے ملکر لکھا کہ جہت ومکان کا اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے بلفظہ اب ہر مسلمان کو چاہیئے کہ فرقہ دیوبندیہ کے لوگوں سے کہے کہ تم جائز نہیں سمجھتے اور تمہارا امام دہلوی جو جائز نہ سمجھے اوسکو بدعتی بتاتا ہے اور تمہارا امام گنگوہی اسمٰعیل کے عقائد کی تعریف کرتا ہے اور مخالفت کو کفر کہتا ہے تو تم لوگ کافر وبدعتی ہوئے یا تمہارے دونوں امام کافر وبدعتی تھے اور اگر امام تمہارے کافر تھے تو تم اون کو مانکر کافر ہوئے یا نہیں - کہو ہوئے اور ضرور ہوئے -

عسہ ترجمہ جھوٹ نہ بولنا اللہ تعالیٰ کے کمالات میں گنتے ہیں اور اوسکی اس سے تعریف کرتے ہیں برخلاف گونگے اور پتھر وغیرہ کے - اور کمال یہی ہے کہ ایک شخص جھوٹ بولسکتا ہے مگر بولتا نہیں مصلحۃً وہی قابل تعریف ہے برخلاف اوس کے جسکی زبان بیکار ہو یا جب جھوٹ بولنا چاہے تو آواز نہیں نکلتی یا کوئی منہ بند کر لیتا ہے غرض عیب سے بچنے کے باوجود قدرت کے ترک جھوٹ نہ بولنا قابل تعریف ہے ختم ہوا ترجمہ

عسہ یہاں تو امکان کذب وخلف وعید کو ایک بتایا اور المہند صفحہ ۲۰ میں اتنا اور بڑھایا کہ امکان کذب اور خلف وعید ایک ہی ہے معاذ اللہ - حالانکہ خلف وعید کا محال ہونا اجماعی ہے یعنی محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی یا ولی کو عذاب دے اور صفحہ ۳۲ میں اہلسنت سے دبکر کہنا پڑا کہ بحث کذب باری سے ممکن بالذات ہو سکتا ہیں ہے وہ ممتنع

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ مع حوالۂ رسالہ	ادن عقیدوں کی خباثت اور اسٔہ طائفہ کی گمراہی ضلالت
اہ ملخصاً فتوی رشید احمد گنگوہی جو کئی مرتبہ چھپا اور اوسکا اصلی فوٹو حضرات علمائے کرام کے پاس موجود ہے۔	
(۶) بجواب استدلال اہلسنت وجماعت کہ مثل نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ممکن ہو تو کذب الٰہی لازم آئے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپکو خاتم النبیین فرماتا ہے) بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصے از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست انتہی بلفظہ۔ یکروزی صفحہ ۱۴۴	(۶) دیکھو اس نے صاف تصریح کی کہ اللہ تعالیٰ واقع میں جھوٹا ہو تو کچھ حرج نہیں۔ بلکہ حرج اسمیں ہے کہ بندے اوس کا جھوٹ جان لیں۔ لہٰذا وہ ایک آیت کو دل سے بھلا کر جھوٹ بولدے تو کچھ حرج نہیں ہے۔ غرض سارا ڈر بندوں کا ہے۔ یہ قول کفر ہے۔
(۷) عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایںمعنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ بلفظہ۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپکا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلفظہ۔ بلکہ بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا بلفظہ۔ تحذیر الناس قاسم نانوتوی صفحہ ۲ وغیرہ	(۷) دیکھو صاف کہتا ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے بعد کسی نبی کا نہونا محض خیال عوام ہے۔ اسمیں صاف تمام مسلمانوں اور اون کے اماموں بلکہ صحابہ کرام اور خود سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عوام میں داخل کر دیا اور حدیث شریف لا نبی بعدی کو خیال عوام بتایا اور حضور کیلئے اسکو مدح قرار ندیا اور آپکے بعد نبی ہونیکو جائز رکھا اور قرآن کے معنی اپنے دل سے گڑھ کر خاتم النبیین کا ایسا ترجمہ کیا کہ ختم نبوت ہی کا انکار کر دیا۔
(۸) صرف ہمت بسوی شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود انتہی بلفظہ الخبیث صراط مستقیم اسمٰعیل دہلوی مطبع فخر المطابع لکھنؤ صفحہ ۸۶	(۸) دیکھو کسطرح منہ بھر اپنی گندگی ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ نماز میں رسول اللہ کا خیال سخت بُرا ہے اس سے کہ اپنی گائے گدھے کے خیال میں ڈوب جائے۔ یہ وہ گالی ہے کہ جتک کسی دشمن اسلام کافر نے حضور اقدس سلام اللہ علیہ کو ندی تھی۔ اور کم از کم مواخذۂ دنیا سے ڈرتے تھے مگر اس مدعی امامت نے اس کو بھی اوٹھا نہ رکھا۔ اور اس کی وجہ یہہ بتاتا ہے کہ خیال رسول جب آئیگا تو عظمت کیساتھ آئیگا۔ غرض اسکو ساری عداوت عظمت رسول سے ہی کہ قرآن کریم میں خاتم النبیین تلاوت فرما کر اس کے پیر کی نبوت کو جہنم رسید کیا الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس شقاوت کو کیا کہیے کہ نہ صرف نماز بلکہ ہر عبادت جسمیں تلاوت کلام مجید و ذکر کلمہ طیبہ سب داخل ہے ہر ایک میں خیال نبی کریم کو بہ نسبت خیالات گاؤ خر سخت بُرا کہتا ہے حالانکہ آیات کثیرہ و کلمہ طیبہ میں حضور کا با عظمت ذکر موجود ہے۔
(۹) در تعریف صدیق علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام (الی قولہ) پس در کلیات شریعت و حکم ایشاں ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتواں گفت و ہم استاذ انبیاء ہم بلفظہ صراط مستقیم صفحہ ۳۳	(۹) دیکھو صاف اقرار کرتا ہے کہ صدیق یعنی غیر نبی شریعت کی ہر امر میں محتاج نبی کا نہیں ہے بلکہ جسطرح نبی کا شاگرد ہوتا ہے اسیطرح نبی کا استاد بھی ہوتا ہے اور بلا واسطہ نبی اوس کو احکام شرعیہ بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔ یہہ صریح غیر نبی کو نبی بنانا ہے۔ جبھی آگے اوس کے لئے عصمت وحی باطنی کو ثابت کرتا ہے۔

عقیدۂ حقہ اہلسنت وجماعت مع ایک مختصر روشن حجت

(۶) اللہ تعالیٰ کذب وجہل سے پاک ہے اوسکا ہر کلام حق اور مطابق واقع ہے۔ وہ خلاف واقع فرمائے یہ ناممکن ہے کیونکہ یہہ عیب ہے اور اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے۔ اوس نے فرما دیا کہ میرا حبیب خاتم النبیین ہے اب محال ہے کہ کوئی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا مثل ہو کہ اگر ہو تو حضور اوس کے خاتم ہوں گے یا نہیں اگر ہوں گے تو وہ مثل نہ رہا اور اگر نہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا خاتم النبیین فرمانا جھوٹ ہو جائے اور یہ محال ہے۔

(۷) نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم خاتم النبیین ہیں۔ آپکے بعد دوسرا نبی نہیں ہو سکتا۔ اسمیں حضور کی نعت ہے کہ آپکا دین ہمیشہ رہیگا جسکو کوئی منسوخ نہ کرسکیگا اور اگلی شریعتوں کو آپکے دین نے منسوخ کر دیا۔ خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں کہ آپکے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا یہی معنی ضروریات دین سے ہیں جو اس کا انکار کرے اوس کو خیال عوام بتائے اور دوسرا نبی ہونا تجویز کرے کافر ہے تتمہ اور اشباہ وغیرہما میں ہے اذا لم یعرف ان محمدا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات جو نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو آخری نبی نہ جانے وہ مسلمان نہیں ہے کیونکہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

(۸) نماز بے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے خیال باعظمت وجلال کے ناقص ہے التحیات کا پڑہنا واجب ہے اور اوسمیں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ پڑہنا لازم ہے۔ جس کے پڑہنے کا حکم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے خیال کرنیکا حکم ہے اور سلام عرض کرنا تو خاص بغرض ذکر و اکرام ہے تو التحیات کو پڑہنے کا حکم خاص نماز میں حضور کے ذکر و تکریم کا حکم ہے۔ اسی لئے در مختار میں فرمایا کہ التحیات کو حکایۃً نہ پڑہے بلکہ انشاءً پڑہے کہ گویا اس وقت بالمشافہ سلام عرض کرتا ہے احیاء العلوم ومیزان امام شعرانی وحجۃ اللہ البالغہ میں حکمت عرض سلام یہہ بیان کیا ہے کہ اپنے دلمیں حضور کے جمال جہاں آرا کا خیال کرکے السلام علیک ایھا النبی کہو کیونکہ حضور کبھی بھی دربار الوہیت سے جدا نہیں ہیں اسطرح سے سلام عرض کرنا اقرار رسالت کی صحیح طور پر نشانی ہے اس ارشاد کو ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے کہ ان وہابیوں کا ظاہری اقرار رسالت کیا واقع میں بے نام و نشان ہے۔

(۹) تفسیر عزیزی صفحہ ۳۴۳ معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست۔ حدیقہ ندیہ ج ۱ صفحہ ۱۱۱ ھذا القول کفر لا محالۃ بالاجماع من وجوہ منھا دعوی تلقی الاحکام الشرعیۃ من اللہ تعالیٰ بلا واسطۃ نبی وذالک دعوی نبوۃ اھ مختصرا یہہ قول ضرور کفر ہے بالاجماع چند وجہوں سے جنمیں سے احکام شرعیہ بلا واسطہ نبی من جانب اللہ تعالیٰ ملنے کا دعوی

حواشی ضروریہ مفیدیہ

بالغیر ہونا تو ہمارا بھی مذہب ہے اب کوئی دیوبندیہ فرقہ کے لوگوں سے پوچھے کہ تمہارا امام دہلوی کذب الٰہی کو ممتنع بالغیر بھی نہیں کہتا محال عادی بھی نہیں مانتا خود خلیل احمد کے اصول سے کذب الٰہی واقع ہوگا تو اب کونسی چیز تو ہب کا گلا گھونٹ رہی ہے جو اپنے لکھے اور اپنے اماموں کے لکھے سے دور بھاگ کر جان بچاتے ہو۔ یہ اہلسنت کی حقانیت ہے کہ اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہوئے وہابیوں کی جان نکلتی ہے اور جھوٹ بولنے پر آ گئے ہیں ۱۲ منہ

للعہ المہند میں جب کچھ کرتے دہرتے نہ بنا تو صاف انکار کر دیا کہ گنگوہی نے ایسا نہیں لکھا۔ حالانکہ یہہ فتوی گنگوہی کا کئی مرتبہ بمبئی میں چھپا اور متعدد حضرات کے پاس مطبوع وغیر مطبوع موجود ہے لطف یہ ہے کہ اس فتوی کا رد رشید احمد کی زندگی میں چھپا اور اوس سے جواب نہ ہو سکا۔ نہ اوس نے اس سے انکار کیا اب اوس کے مر کر مٹے میں سڑنے کے بعد انکار کی سوجھی ہے اسی سے ہر سمجھہ والا سمجھہ سکتا ہے کہ یہہ کیسا زبردست فریب ہے

ﻫ ترجمہ بعد خبر دینے کے ممکن ہے کہ لوگوں کے دلوں سے بھولا کر اوس خبر کے خلاف کہدے تو اس سے کسی نص کی تکذیب نہ ہو سکیگی اور قرآن پاک اوتارنے کے بعد پھر کھینچ لیا جائے یہ ممکن ہے ختم ہوا ترجمہ ۱۲ منہ

ﺳ خیال کرنا پیر کا یا کسی بزرگ کا اگرچہ جناب رسول اللہ ہوں بہت برا ہے ڈوب جانے سے اپنے گائے گدہے کے خیال میں کیونکہ رسول اللہ کا خیال تعظیم کیساتھ ہوتا ہے اور دلمیں بیٹھ جاتا ہے برخلاف گائے گدہے کے کہ اتنی چسپیدگی اوس کو ہوتی ہے نہ تعظیم بلکہ وہ حقیر ہوتا ہے۔ ختم ہوا ترجمہ دیوبندیوں نے کچھہ سدہا بدہا کے لونڈوں اور چوڑی فروشوں کے بیٹوں کو اپنے دار الندوہ کا ممبر بنا کر ادہر ادہر بھیجکر قادیانیوں کے رد کے نام سے اصول زر کشی سکھا کر ہمو نگیر وہمو نگیر کا سبق پڑہا کر ایک ٹولی سپرد کی ہے کہ تم سے کچہہ نہ ہو سکے تو ہمارے کفریات کو سنبھالتے رہو انکل سے چھوٹی ہماری تحریروں کو خراد وا دو سیرا اپنے جدت کے سیاہ رنگ کے نگینے جڑ دو اور جہاں تک ہو سکے لوگوں سے روپیہ لیکر ہمارے کفریات بچوا اپنا جہنم بھر و اور کل قیامت کے دن خود کو لقمہ جہنم بنا دو چنانچہ اس عبارت کی تراش خراش سستی و مفتی لطیف نے ایک مرتبہ فقیر کے پاس آکر داد جدت طلب کی اور بحمد اللہ ایک ہی مرتبہ لاحول ولا قوۃ

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ	اون عقیدوں کی خباثت اور ائمہ طائفہ کی گمراہی وضلالت
(۱۰) جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا یا کوئی امام یا کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تہے (الیٰ قولہ) سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات سوا اللہ کے کوئی جانتا ہی نہیں۔ بلفظہ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۷ کوئی شخص کہے کسی سے کہ فلانے کے دلمیں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اوس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر صفحہ ۵۸ بلفظہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اون کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے صفحہ ۱۰ بلفظہ	(۱۰) دیکھو ان عبارتوں میں صاف علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا سرے سے انکار کرتا ہے حتی کہ کسی ایک غیب کا بھی علم حضور کے لئے نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ خدا کے دینے سے بھی رسول کو غیبداں ماننا شرک ہے اسمیں اول تو آیات قرآنیہ کا انکار ہے جو کفر ہے دوسرے یہ کہ عطائی کو بھی شرک کہتا ہے اور شرک یہ ہے کہ جسطرح صفت اللہ کی ہو اوسی طرح دوسرے کے لئے ماننا تو اوس کے قول پر اللہ تعالیٰ کا بھی علم عطائی ہوا جبھی تو عطائی ماننا بھی شرک ٹھہرا اور یہ کفر ہے
(۱۱) آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ بلفظہ۔ حفظ الایمان اشرفعلی تہانوی مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۷	(۱۱) دیکھو کس طرح صاف صاف علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے علوم زید عمرو و مجانین و بہائم کو تشبیہ دیتا ہے اور صاف صاف لفظوں میں فضیلت علم میں حضور سے نفی تخصیص کرتا ہے اور باوجودیکہ علم غیب نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ماننے کو شرک جانتا ہے لیکن جب توہین رسالت پر آیا تو صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے علم غیب مان لیا۔ کیا تہانوی یا اوس کا کوئی چیلا بھینس کا علم غیب بمطابق اصول شریعت قرآن و حدیث سے ثابت کر سکتا ہے یا صرف مدار رسالت میں توہین کی مشق ٹہری ہوئی ہے کہ اپنے اصول سے چاہے مشرک ہو جاو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی نہ چھوڑو۔
(۱۲) شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت (علم) نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ بلفظہ۔ براہین قاطعہ مصنفہ خلیل احمد انبٹہوی	(۱۲) دیکھو کیسا صاف علم شیطان کو زیادہ وسیع علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے بتاتا ہے اور حضور کے لئے اس وسعت کو شرک کہتا ہے اور اسی وسعت کو شیطان کے لیے خود مانتا ہے غرض شیطان کو شریک الوہیت جانتا ہے۔ اور ایسا شخص کافر ہے۔

عقیدۂ حقۂ اہل سنت و جماعت مع ایک مختصر و روشن حجت

ہے اور یہ نبوت کا دعویٰ ہے۔ امام الوہابیہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزئیہ ہے۔
(۱۰) قرآن کریم میں ہے عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول
اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے تو نہیں مسلط فرماتا اپنے غیب پر کسیکو سوا اون کے جنکو چن لیا
یعنی رسول۔ اور دوسری آیہ مبارکہ ہے ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ
یجتبی من رسلہ من یشآء نہ تھا اللہ کہ آگاہی دے تمکو غیب پر لیکن اپنے رسولوں سے جسکو
چاہتا ہے۔ اسی قرآن کریم میں حضور کی نعت ہے وما ھو علی الغیب بضنین اور نہیں حضور
محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب پر بخیل۔ یعنی جو پوچھو بتائیں گے۔ ان آیات کریمہ سے
ظاہر کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اپنے رسول کو بھی غیبداں فرمایا ہے۔ ہاں یہ ضرور
ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ہر موجودات و معدومات کو جانتا ہے اوس کا علم غیر متناہی ہے جس کی
کوئی حد نہیں۔ ذاتی ہے کسی کے سکھانے سے نہیں ہے قدیم ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ
رہیگا محیط ہے کوئی معلوم اوس کے علم سے خارج نہیں ہو سکتا غیر تدریجی ہے کل معلومات
ہمیشہ سے ایک ساتھ اوسپر منکشف ہیں اور رہیں گے غیر قابل الذہول ہے کبھی بھی اوس
کے علم سے کوئی معلوم فراموش نہیں ہو سکتا۔ اور رسول کا علم متناہی ہے کہ باوجود کثرت
و [illegible] سے محدود ہے عطائی ہے اللہ کے دینے سے ہوا حادث ہے کہ پہلے نہ تھا پھر
ہوا غیر محیط ہے کہ صرف معدومات ہی غیر متناہی گھیر نہیں سکتا۔ تدریجی ہے کہ حسب نزول
قرآن پاک بڑھتا [illegible] قابل الذہول ہے بالخصوص وقت ظہور جلوہ لی مع اللہ [illegible]
نے کیا خوب نعت بیان کی

گرچہ ہر غیبے ہدا مارا نمود ۔۔۔ دل بایں ساعت بخود مشغول باد

(۱۱) جمیع مجانین و بہائم کے علم غیب کا عقیدہ تو وہابیہ دیوبندیہ کا دین ہے ہاں
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب کا علم ہے مگر نہ تمام غیوب کا جو معلومات
الٰہیہ ہیں اور نہ اون بعض کا جسکو تھانوی نے گستاخی کیلیے ذکر کیا ہے بلکہ غیوب کثیرہ
کا جسکو تھانوی نے عمداً بغرض توہین دربار رسالت ترک کردیا ہے اور کافر ہو گیا ہے
یہ غیوب کثیرہ وہ بحر ذخار ہے کہ جس کے مقابل علوم کائنات کو کوئی نسبت نہیں۔

(۱۲) شیطان ملعون کیا چیز ہے تمام انبیاء علیہم السلام بلکہ رسل عظام غرض تمام کائنات
کے مجموعی علوم سے علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم زیادہ وسیع ہے اور آپ اعلم الخلائق ہیں آپکا علم
آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا یہانتک کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک ماکان وما یکون کو محیط ہو گیا

حواشی ضروریہ مفیدہ

الا باللہ کہنے پر اوس کو فرار کی سوجھی۔ یعنی بعضوں سے سنا گیا کہ صرف
ہمت کے معنی خیال کے نہیں بلکہ صرف ہمت اور خیال اور وسوسہ میں
فرق عظیم ہے امام دہلوی رسول کی جانب صرف ہمت کو برا کہتا ہے خیال
کو برا نہیں کہتا اور صرف ہمت ہم معنی عبادت کے ہے اور عبادت غیر خدا
سخت نجس فعل ہے جب اوس کو جواب دیا گیا کہ اے ذی ہوش تو نے اتنی
تکلیف کیوں کی اور نعت تصنیف کرنے کیوں بیٹھ گیا ذرا اپنے امام کی تو
سن ہے وہ کہتا ہے کہ زیرا کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویداے دل انسان
می چسپد دیکھ کہ جس کو صرف ہمت کہا اوسی کو وہ خیال کہہ رہا ہے تو کس
خیال میں ہے تیرا امام تو ایسا شقی ہے کہ خیال رسول کو صرف ہمت کہا تو
خیال گاؤ خر کو استغراق کہا جو باب استفعال سے ہے اور خاصیت اوس
کی طلب ہے یعنی خیال گاؤ خر کی کوشش کرکے ڈوب جانا اچھا ہے
اس کو سنکر نہ طائفہ وہابیہ کے مناظر کو کچھ سوجھا نہ لطیف تاویل کا نام
رہگیا جان بچانا غنیمت جانکر بھاگے کہ اس بلاء عظیم میں کون پھنسے۔
خادم و مخدوم سب کو فرار کرنا پڑا وللہ الحجۃ الساطعۃ ۱۲ منہ

ترجمہ علوم کلیہ شرعیہ صدیق کو دو طرح سے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک
بواسطہ اپنے نور دل کے اور دوسرے بواسطہ انبیاء علیہم السلام کے تو
کلیات شریعت میں جسطرح صدیق شاگرد نبی ہے اوستاد بھی نبی کا ہے
ختم ہوا ترجمہ ۱۲ منہ

لـه عقیدہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ کو المہند میں لکھا کہ ایسا کسی کتاب میں نہیں ہے
ہمارے نزدیک ایسا کہنے والا کافر ہے اب کوئی مسلمان اس طائفہ دیو
بندیہ سے پوچھے کہ حفظ الایمان مطبوع موجود ہے اوس میں یہ عبارت
بلفظہا موجود ہے اسی طرح براہین قاطعہ میں و تقویۃ الایمان میں بلفظہا
موجود ہے تو ان کتابوں کے مصنف کو تم کافر کہو گے یا نہیں اگر کہو گے تو
ہمارا یہی مقصود ہے اور نہ کہو گے تو تم اون کو مانکر خود بھی کافر ہوئے یا نہ
کہو ہوئے اور ضرور ہوئے۔ ۱۲ منہ

لـعه ہر اردو داں جانتا ہے کہ لفظ یہ کا مشار الیہ علم ہے ۱۲ منہ
یہ وسعت یعنی وسعت علم

علـه المہند میں آخر مسئلہ حیاۃ النبی کو ماننا پڑا مگر امام دہلوی نہیں مانتا
اوس کا جواب دو ۱۲ منہ

عقیدہ حقہ اہل سنت و جماعت مع ایک مختصر و روشن حجت

ے اور یہ نبوت کا دعویٰ ہے۔ امام الوہابیہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزئیہ ہے۔

(۱۰) قرآن کریم میں ہے عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اللہ تعالیٰ غیب کا جاننے والا ہے تو نہیں مسلط فرماتا اپنے غیب پر کسیکو سوا اون کے جنکو چن لیا یعنی رسول۔ اور دوسری آیہ مبارکہ ہے ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشآء نہ تھا اللہ کہ آگاہی دے تمکو غیب پر لیکن اپنے رسولوں سے جسکو چاہتا ہے۔ اسی قرآن کریم میں حضور کی نعت ہے وما ہو علی الغیب بضنین اور نہیں حضور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غیب پر بخیل۔ یعنی جو پوچھو بتائیں گے۔ ان آیات کریمہ سے ظاہر کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے اور اپنے رسول کو بھی غیبداں فرمایا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ہر موجودات و معدومات کو جانتا ہے اوس کا علم غیر متناہی ہے جس کی کوئی حد نہیں۔ ذاتی ہے کسی کے سکھانے سے نہیں ہے قدیم ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا محیط ہے کوئی معلوم اوس کے علم سے خارج نہیں ہو سکتا غیر تدریجی ہے کل معلومات ہمیشہ سے ایک ساتھ اوسپر منکشف ہیں اور رہیں گے غیر قابل الذہول ہے کبھی بھی اُس کے علم سے کوئی معلوم فراموش نہیں ہو سکتا۔ اور رسول کا علم متناہی ہے کہ باوجود کثرت و رحدوں سے محدود ہے عطائی ہے اللہ کے دینے سے ہوا حادث ہے کہ پہلے نہ تھا پھر ہوا غیر محیط ہے کہ صرف معدومات ہی غیر متناہی گھیر نہیں سکتا۔ تدریجی ہے کہ حسب نزول قرآن پاک بڑھتا [illegible] قابل الذہول ہے بالخصوص وقت [illegible] لی مع اللہ [illegible] نے کیا خوب نعت بیان کی

گرچہ ہر غیبے عدا مارا نمود
دل بایں ساعت بخود مشغول باد

(۱۱) جمیع مجانین و بہائم کے علم غیب کا عقیدہ تو وہابیہ دیوبندیہ کا دین ہے ہاں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیوب کا علم ہے مگر نہ تمام غیوب کا جو معلومات الٰہیہ ہیں اور نہ اون بعض کا جسکو تھانوی نے گستاخی کیلیے ذکر کیا ہے بلکہ غیوب کثیرہ کا جسکو تھانوی نے عمداً بغرض توہین دربار رسالت ترک کر دیا ہے اوسکا فر ہو گیا ہے [illegible] کثیرہ وہ بحر ذخار ہے کہ جس کے مقابل علوم کائنات کو کوئی نسبت نہیں۔

(۱۲) شیطان ملعون کیا چیز ہے تمام انبیاء علیہم السلام بلکہ رسل عظام غرض تمام کائنات کی مجموعی علوم سے علم نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم زیادہ وسیع ہے اور آپ اعلم الخلائق ہیں آپکا علم آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا یہانتک کہ بعد نزول تمامی قرآن پاک ماکان و مایکون کو محیط ہو گیا

حواشی ضروریہ مفیدہ

الاباد کہنے پر اوس کو فرار کی سوجھی۔ یعنی بعضوں سے سُنا گیا کہ صرف ہمت کے معنی خیال کے نہیں بلکہ صرف ہمت اور خیال اور وسوسہ میں فرق عظیم ہے امام دہلوی رسول کی جانب صرف ہمت کو بُرا کہتا ہے خیال کو برا نہیں کہتا اور صرف ہمت ہم معنی عبادت کے ہے اور عبادت غیر خدا سخت نجس فعل ہے جب اوس کو جواب دیا گیا کہ اے ذی ہوش تو نے اتنی تکلیف کیوں کی اور نعت تصنیف کرنے کیوں بیٹھ گیا ذرا اپنے امام کی تو سُن ہے وہ کہتا ہے کہ زیرا کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد دیکھ کہ جس کو صرف ہمت کہا اوسی کو وہ خیال کہہ رہا ہے تو کس خیال میں ہے تیرا امام تو ایسا شقی ہے کہ خیال رسول کو صرف ہمت کہا تو خیال گاؤ خر کو استغراق کہا جو باب استفعال سے ہے اور خاصیت اُس کی طلب ہے یعنی خیال گاؤ خر میں کوشش کر کے ڈوب جانا اچھا ہے اس کو سنکر نہ طائفہ وہابیہ کے مناظر کو کچھ سوجھا نہ لطیف تاویل کا نام رہگیا جان بچانا غنیمت جانکر بھاگے کہ اس بلائے عظیم میں کون پھنسے۔ خادم و مخدوم سب کو فرار کرنا پڑا وللہ الحجۃ الساطعۃ ۱۲ منہ

لہ ترجمہ علوم کلیہ شرعیہ صدیق کو دو طرح سے معلوم ہوتے ہیں۔ ایک بواسطہ اپنے نبی کے اور دوسرے بواسطہ انبیا علیہم السلام کے تو کلیات شریعت میں جسطرح صدیق شاگرد نبی ہے اوستاد بھی نبی کا ہی ختم ہوا ترجمہ ۱۲ منہ

لہ عقیدہ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ کو المہند میں لکھا کہ ایسا کسی کتاب میں نہیں ہے ہمارے نزدیک ایسا کہنے والا کافر ہے اب کوئی مسلمان اس طائفہ دیوبندیہ سے پوچھے کہ حفظ الایمان مطبوع موجود ہے اوس میں یہ عبارت بلفظہا موجود ہے اسی طرح براہین قاطعہ میں و تقویۃ الایمان میں بلفظہا موجود ہے تو ان کتابوں کے مصنف کو تم کافر کہو گے یا نہیں اگر کہو گے تو ہمارا یہی مقصود ہے اور نہ کہو گے تو تم اون کو مانکر خود ہی کافر ہوئے یا کہ کہو ہوئے اور ضرور ہوئے۔ ۱۲ منہ

لعہ ہر اردو داں جانتا ہے کہ لفظ یہ کا مشار الیہ علم ہے ۱۲ منہ

یہ وسعت یعنی وسعت علم

لعہ المہند میں آخر مسئلہ حیاۃ النبی کو ماننا پڑا اگر امام دہلوی نہیں مانتا اوس کا جواب دو ۱۲ منہ

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ

دمسدقہ رشید احمد گنگوہی مطبوعہ ہلالی پریس ساڈہورہ صلہ

(۱۳) اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیا اوس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔ بلفظہ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۵۵

اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ بلفظہ۔ صفحہ ۱۴

ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوس نے ہم کو پیدا کیا ہے تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اوس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے بلفظہ صفحہ ۹

جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں صفحہ ۴۲ بلفظہ

اولیا و انبیا امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اون کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے صفحہ ۶

ادن عقیدوں کی خباثت اور ائمہ طائفہ کی گمراہی و ضلالت

(۱۳) دیکھو کہ تمام انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کی جناب میں کیسے گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کرتا ہے جو کسی مسلمان کی زبان سے نہیں نکل سکتے۔ دنیا جانتی ہے کہ کسی بادشاہ یا حکام وقت تک کو یہ کہنے والا کہ تو خدا کے روبرو ذرہ ناچیز اور چمار سے بھی ذلیل ہے ہمارا علاقہ اپنے بادشاہ سے ہے دوسرے بادشاہ تک سے نہیں اور کسی چوہڑے چمار کا کیا ذکر۔ ہمارے محاورہ میں اوس کی غرض توہین ہے اور یہ طے ہو چکا ہے کہ توہین دربار رسالت کفر ہے۔ اور اس خباثت کو کیا کہیے کہ خود تو اپنے مال کا اپنی کمائی کا اپنی جائداد کا مالک ہے اور خلیفۃ اللہ الاعظم حضور احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و جناب مولائے کائنات مشکل کشا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کسی چیز کے مالک نہیں کیا قیامت نہ آئیگی کیا یہ گستاخیاں پوچھی نہ جائیں گی ہاں ہاں اے دشمنان رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تم کو عذاب الیم کی بشارت ہو۔ اور اس بددینی کو دیکھو کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنا بھائی کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اون کو جو کمالات عالیہ و قربت خاصہ حاصل ہے اوس سے وہ کچھ زیادہ نہیں بڑہ گئے صرف بڑے بھائی ہو گئے۔ اللہ اکبر جو بڑائی زید کے بڑے لڑکے کو اوس کے چھوٹے لڑکے پر ہے انبیا میں اس سے زیادہ کچھ عظمت و بڑائی نہیں مانتا۔ جبھی تو چند ماہ ہوئے مرتضیٰ حسن چاندپوری مراد آباد نے ایک اشتہار میں نبی اخی لکھکر نامہ اعمال سیاہ کیا تھا۔

عقیدہ اہل سنت وجماعت مع ایک مختصر وروشن حجت

کیونکہ قرآن پاک اپنی صفت تبیاناً لکل شئ فرماتا ہے یعنی ہر شے کا کھلا ہوا بیان اور مذہب اہلسنت وجماعت ہیں شے ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش سے فرش تک سب اسی میں داخل یہہ بیان مکتوبات لوح محفوظ کو شامل جسمیں ماکان ومایکون مذکور ہے۔ نفس مذکور عام ہے جسکی تخصیص کسی عقلی دلیل سے ناجائز ہے بلکہ احادیث صحیحہ اس کے حضور مضمحل ہوجائیں گی۔ جو کہے کہ فلاں کا علم حضور سے زیادہ ہے وہ کافر ہے نسیم الریاض میں ہے من قال فلان اعلم منہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد عابہ ونقصہ فہو ساب والحکم فیہ حکم الساب من غیر فرق لا نستثنی منہ صورۃ وھذ اکلہ اجماع من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم یعنے جس نے کہا کہ فلاں زیادہ جانتا ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اوس نے حضور کو عیب لگایا اور آپ کی شان گھٹائی ہے وہ گالی دینے والا ہے اور اسپر وہی حکم ہے جو گالی دینے والے پر ہے بلا استثنا کسی صورت کے اور اس پر زمانہ صحابہ کرام سے اجماع ہے۔ اور ابلیس کو شریک الوہیت ماننا اگرچہ صرف وسعت علم میں ہو شرک ہے اور جو شرک ہے وہ ہر جگہ شرک ہے۔ یہہ نہیں کہ رسول کیلیے ماننا شرک ہو اور شیطان کیلیے ماننا ایمان ہو۔

۱۱ اللہ کی شان بہت بڑی ہے مخلوق میں جسکو جتنی بڑائی ہے وہ اوسی کبریا کی عطا ہے وہ اللہ ایسا بڑا ہے کہ جسکو چاہے عزت و بڑائی دے اور جسکو چاہے ذلت و رسوائی دے تعز من تشاء وتذل من تشاء اوسی کی حمد ہے۔ انبیاء علیہم السلام اوس کے دربار میں خاص مراتب تقرب پر فائز اور تمام مخلوقات سے بڑے ہوئے ہیں اور اللہ کے بڑے پیارے بندے ہیں تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجات یہ رسل کرام بڑائی دی ہم نے بعض کو بعض پر بعضوں نے کلام کیا اللہ سے اور بعض کے درجے بہت بلند کیے بالخصوص ہمارے آقا ومولیٰ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ وارفع ہیں۔ ورفعنا لک ذکرک اون کی نعت ہے یعنی بلندی دلی ہم نے آپکے ذکر کو آپکے لئے اولیا اوس کے بندوںمیں پیارے اور عہدہ دار سرکار ہیں الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون خبردار کہ اولیاء اللہ کو نہ کچھ خوف ہے نہ وہ رنجیدہ ہوتے ہیں جسطرح کوئی ایک بادشاہ کا غلام یا رعیت ہوچکا تو اوس کو اپنے حکام بالا سے علاقہ ہوجاتا ہے اور وہ یسرائے ولفٹننٹ وکمشنر وغیرہ کے احکام ونظام کو شاہی سمجھکر ماننا پڑتا ہے اسی طرح ان ارکان دین وشعائر اللہ سے ہمارا دین ودنیا میں علاقہ ہے ان سے مدد مانگنا اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے کیونکہ یہہ لوگ اللہ ہی کیطرف سے ہیں۔ تفسیر عزیزی پارہ عم مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۸۲ بعضے از اولیاء اللہ کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردا[illegible]

حواشی مفیدہ ضروریہ

ع۲ المہند میں لکھا کہ میلاد شریف کو برا کہنا اور جائز نہ سمجھنا کسی مسلمان کا کام نہیں اور ہم ایسے کسی نے اوس کو کنھیا کے جنم سے تشبیہ نہیں دی حالانکہ رشید احمد کا مجموعہ فتاوی اور فتاویٰ میلاد چھپا ہوا موجود ہے۔ اوسمیں بلفظہ مضمون موجود ہے تو کیا اوس کو کوئی دیوبندی کبھی کہسکتا ہے کہ مسلمان کا کام نہیں کیا اگر کہدے تو ٹھیک ورنہ اوس کو مانکر خود یہہ ایسا نہ ہوا کہ مسلمان کا کام نہیں کیا کہو ہوا اور ضرور ہوا ۱۲ منہ

ع۳ المہند میں لکھا ہے کہ ہم سب لوگ اور ہمارے امام تقلید امام اعظم ابو حنیفہ کی کرتے ہیں اور کرتے تھے اب ہر مسلمان تقویۃ الایمان و تنویر العینین کی عبارات منقولہ دیکھ لے اور کہے کہ تم اگر مقلد ہو تو تمہارا امام دہلوی تم کو مشرک کہتا ہے اور اگر غیر مقلد ہو تو دعویٰ حنفیت تمہارا کھلا ہوا فریب اور جھوٹ ہے۔ ان تمام حاشیوں کو اس لیے لکھا کہ وہابیہ دیوبندیہ کے منئے مکر سے مسلمان محفوظ رہیں یعنی اونہوں نے المہند میں بہت سے عقائد دیکر اور ہار کر موافق اہلسنت وجماعت لکھدیئے ہیں اور اپنے کفریات سے انکار کر دیا ہے توبہ نہیں کیا اور جب تک توبہ نہ کریں اوس وقت تک کفر سے نہیں نکل سکتے در مختار مطبع ہاشمی صفحہ ۳۱۳ لواتی بہا علی وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یتبرأ اگر عادت کے طور پر کلمہ (بھی) پڑھا تو نفع نہ دیگا جبتک اپنی اس کفری بات سے توبہ نکرے۔

اور انکار کر دینا تو جھوٹ ہے تو کفر بھی کیا اور جھوٹ بھی بولا اور یہی حال ہر مجرم کا ہوتا ہے کہ چور چوری بھی کرتا ہے اور انکار بھی کرتا ہے لیکن اوس کے انکار سے اوس کی سزا معاف نہیں ہوتی اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اہلسنت وجماعت کو اپنے مذہب کی سچائی معلوم ہو کہ آخر اون کا دشمن بھی اون کے مسائل کو ٹھیک کہنے لگا اور دبگیا اگرچہ اوس کی ترہیب سے اوس کو شرعی نفع نہوا۔ اور تیسرا فائدہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کا جھوٹ عالم آشکارا ہوجائے کہ خود لکھیں اور چھاپیں اور جب اعتراض کیا جائے تو انکار کردیں غرض المہند کا جواب صرف یہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

ع۴ ترجمہ میں کیسے جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کو لئے رہتا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں موجود ہیں اس پر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوس میں شرک کا میل ہے اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ غیر مقلدوں کو ڈراتے ہیں تو کتنی

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمعیلیہ دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ	اون عقیدوں کی خباثت اور ائمہ طائفہ کی گمراہی و ضلالت
(١٤) بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لئے خاص کیے ہیں کہ اون کو عبادت کہتے ہیں جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا (الی قولہ) پھر جو کسی پیر و پیغمبر کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو یا کسی کے تہان کو یا کسی کے چلہ کو (تا) ہاتھ باندھکر کھڑا ہووے یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کرکے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے اون کی نام کی چھڑی کرکے رخصت ہوتے وقت اولٹے پاؤں چلے اون کی قبر کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکے بیٹھ رہے وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے۔ اور اس قسم کی باتیں کرے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے۔ بلفظہ تقویۃ الایمان صفحہ ١	(١٤) دیکھو پیر و پیغمبر بھوت و پری اسطرح لکھتا ہے گویا سب کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے نہ پیغمبر کیسا تھا حضرت نہ درود شریف اور کہتا ہے کہ ہاتھ باندہ کر کسی کے سامنے کھڑا ہووے یا چادر چڑھاوے یا بوسہ دے جو برابر دربار نبوی میں ائمہ و علماء غرض امت مرحومہ کا آجتک طرز عمل رہا سب شرک ہے یعنی سب امت مرحومہ مشرک و کافر ہے۔ اور جو ایسی بات کہے جس سے امت مرحومہ کی تکفیر لازم آتی ہو وہ خود کفر کہتا ہے اعاذنا اللہ منہ (دیکھو شفا قاضی عیاض علیہ رحمۃ اللہ الفیاض)
(١٥) یہہ جو بعضے لوگ اگلے بزرگوں کو دور دور سے پکارتے ہیں اور اتنا ہی کہتے ہیں کہ یا حضرت تم اللہ کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت کو روا کرے (الی قولہ) سو یہ بات غلط ہے بلفظہ تقویۃ الایمان صفحہ ٢٣	(١٥) دیکھو صاف کہتا ہے کہ کسی بزرگ کو پکارنا جائز نہیں جس میں انبیاء علیہم السلام بلکہ خود سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء داخل ہیں تو اوس کے نزدیک یا محمد اور یا رسول اللہ کہنا اور السلام علیک ایہا النبی کہنا سب غلط ہے اور شرک ہے
(١٦) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تقویۃ الایمان صفحہ ٥٦ بلفظہ	(١٦) دیکھو کہ اسمیں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا کیا اور بعد ترجمہ حدیث یہ جھوٹ بولا کہ خود حضور فرماتے ہیں کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں حالانکہ یہ حدیث کے کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے شاید وہ اس وعید سے نہیں ڈرتا کہ حضور فرماتے ہیں من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار جو مجھپر عمدا جھوٹا افترا کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

عقیدۂ حقۂ اہل سنت وجماعت مع ایک مختصر وروشن حجت

اندریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک
آنہا مانع توجہ بایں سمت نمیگردد و اولیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا مینمایند و
ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند و می یابند الخ انکو بھائی
کہنا گستاخی ہے

(۱۴) قبر مبارک نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے سامنے باادب کھڑا ہونا مستحب اور شرف
زیارت مندوبہ وافضل عبادات سے ہے حدیث شریف میں فرمایا من زار قبری و
جبت له شفاعتی جس نے میری قبر شریف کی زیارت کی اوس کے لئے میری شفاعت
واجب ہو گئی۔ مقامات مقدسہ پر بغرض اظہار عظمت و شوکت روشنی کرنی مزارات
پر چادر چڑھانی آستانہ بوسی وغیرہ جائز ہے فقہائے احناف نے اس کی تصریح کی ہے
اور مدینہ منورہ کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا فرمان نبوی ہے حدیث شریف میں
فرمایا ان ابراهيم حرم مكة وانی حرمت المدينة ما بين لابتيها لا يقطع
عضاهها ولا يصاد صيدها صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱ و صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۲ ابراہیم علیہ السلام
نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم بنایا سنگلاخ کے بیچ کے حصہ کو نہ اس کے
کانٹے کاٹے جائیں نہ یہاں شکار کھیلا جائے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم
علیہما الرحمہ نے۔

(۱۵) ندائے غائب عن النظر شرک نہیں ہے بالخصوص سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو پکارنا تو داخل عبادت ہی نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنا لازم ہے حدیثیں
اس مضمون کی بکثرت ہیں بڑے بڑے ائمہ نے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً
للہ کہا اور اس کی اجازت دی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے نادعلی کی اجازت اپنے
مشائخ سے لی جس میں یا علی یا علی ہے بلکہ شاہ صاحب نے قطاع النجا تک کو جانے
کن ہے پکارنا سکھایا ہے اور بزرگوں کو اللہ تعالی نے طاقت حاجت روائی دی ہے۔
اور توسل ذریعہ کامیابی ہے وابتغوا الیہ الوسیلہ فرمان الٰہی ہے۔ سماع موتی حق
ہے یہی مذہب اہلسنت وجماعت ہے۔

(۱۶) حضور حیات النبی ہیں اسی پر اجماع امت ہے حدیث شریف میں ہے ان اللہ
حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اللہ تعالی نے حرام کردیا ہے زمین پر
اسکو کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسم کو کھائے قرآن پاک میں شہیدوں کو فرمایا ولا تقولوا
لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون شہید لوگ مردہ نہیں بلکہ زندہ
ہیں تم کو خود شعور نہیں ہے تو پھر صدیقین پھر انبیاء پھر سید الانبیاء صلی اللہ تعالی
علیہ وعلیہم اجمعین کا کیا کہنا ہے۔

حواشی مفیدہ ضروریہ

ٹھیک ہے یہ آیت اون کے جواب میں کہ ہیں کیونکر ڈروں تمہارے
شرک سے حالانکہ تم نہیں ڈرتے اپنے شرک سے ۱۲ منہ

کہ ایک شخص نے کہا کہ اشرف علی نے جب اپنی نئی بیوی کو جو بچی
تھی اسکو بیاہی یہی گالی دوسرے کی زبان سے یوں دی ہے۔ کہ
ستر برس کی ستر چھوڑے گی دیکھو الخطوب المذیبہ تو اگر خلاف کہدیا تو اوسکو
مرفوع القلم سمجھکر معاف کرنا چاہیے لیکن ہر مسلمان جانتا ہے کہ بیوی
کیلئے کہنا کیا کرے دیا دے تو کفر نہیں لیکن دربار رسول کی عظمت
کے خلاف صرف کہدینا کفر ہے ۱۲ منہ

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمعیلیہ دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ

(۱۷) وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے (الیٰ قولہ) جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنا دیگا۔ بلفظہ۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۳

(شفاعت کی صورت یہ ہے کہ ایک گنہگار کا) حال دیکھکر بادشاہ کو دلمیں اوسپر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب درگذر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ نجاوے سو کوئی امیر و وزیر اوس کی مرضی پاکر اوس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اوس امیر کی عزت بڑھانیکو ظاہر میں اوسکی سفارش کا نام کر کے اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے (الیٰ قولہ) سو اللہ کی جناب میں ایسی قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے صفحہ ۳۲ و ۳۳

(۱۸) قیام کرنا وقت وقوع ولادت شریفہ کے ہونا چاہیئے۔ اب ہر روز کونسی ولادت مکرر ہوتی ہے پس ہر روز اعادہ ولادت تو مثل ہنود کے ہے کہ سانگ کنھیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔ بلفظہ فتوی میلاد شریف و عرس و میلاد رشید احمد گنگوہی مطبع احمدی صفحہ ۱۳ بلکہ یہ لوگ اس قوم سے بڑھکر ہوگئے وہ تو تاریخ معین پر کرتے ہیں ان کے یہاں کوئی قید نہیں صفحہ ۱۴

اور فاتحہ بھی خلاف سنت ہے اور سیوم بھی کہ یہ سب ہنود کی رسوم ہیں صفحہ ۱۶ بلفظہ عقد مجلس مولود اگرچہ اوسمیں کوئی امر غیر مشروع نہو مگر اہتمام و تداعی اوسمیں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ صفحہ ۵

(۱۹) چار مصلے جو مکہ معظمہ میں مقرر کئے ہیں لاریب یہ امر زبوں ہے بلفظہ سبیل الرشاد رشید احمد گنگوہی مطبع مجتبائی دہلی صفحہ ۲۷

(۲۰) عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اوس کو بڑا علم چاہیئے (الیٰ قولہ) سو یہ بات بہت غلط ہے بلفظہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳ جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب کی یا مولوی و مشائخ کی (الیٰ قولہ) بانگو اور اون کی راہ و رسم کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت حدیث کے مقابل میں پیر و اوستاد کی قول کی سند پکڑے یا خود پیغمبری کو یوں سمجھے کہ شرع انھیں کا حکم ہے (الیٰ قولہ) سو ایسی باتوں

اون عقیدوں کی خباثت اور ائمہ طائفہ کی گمراہی وضلالت

(۱۷) دیکھو صاف طور سے شفاعت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا انکار کرتا ہے اور اس حضور کے کمال کو مخصوص نہیں مانتا بلکہ اوس کے نزدیک قیامت کے دن کون کون شفاعت کریگا اسمیں کسیکی خصوصیت بھی نہ معلوم ہے کہ کون ہوگا اور شفاعت کی صورت تو ایسی بتائی ہے جسکا ہونا ناممکن ہے۔ کون مسلمان کہہ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک گنہگار کو بخشدینا چاہتا ہے مگر بندوں کے ڈر سے نہیں بخشتا۔ کہ قانونی اعتراض نہ کردیں۔ آخر اس مشکل کو کوئی نبی یا دوسرا اس طرح حل کرتا ہے کہ سفارشی بنکر اللہ تعالیٰ سے اعتراض ہٹا دیتا ہے معاذ اللہ تعالیٰ من ہذہ الهفوات غرض شفاعت کی جو صورت بتاتا ہے وہ ناممکن ہے اور جو ممکن بلکہ قریب الوقوع ہے اوس کا انکار کرتا ہے اور اس طرح حقیقۃً نفس شفاعت ہی کا منکر ہے اور یہ کچھ بیجا نہیں کہ امام مع طائفہ قطعی شفاعت نبی کریم سے محروم رہیں گے تو انکار کیسے نہ کریں۔ ہم مسلمانوں کو یہ نعمت نصیب ہوگی لہذا اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۱۸) دیکھو کہ ان وہابیوں نے پہلے تو ذکر میلاد شریف وغیرہ پر تعیین کی آڑ میں حملہ کیا پھر جب دیکھا کہ مسلمان صرف بارہویں ربیع الاول شریف کو نہیں بلکہ ہمیشہ محفل مبارک منعقد کرتے ہیں تو ذکر نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو ایک منگھڑت تخیل سے کنھیا کے جنم سے تشبیہ دی۔ معلوم ہوا کہ اون کی غرض ذکر رسول کا مٹانا ہے تعیین بھی بہانہ ہے یہ سارے الفاظ محض ڈھکوسلے ہیں اور فاتحہ کا خلاف سنت و رسم ہنود ہونا ادعاء باطل ہے یہ خیرات و مبرات کے مٹانے والے چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو بزرگوں سے بے تعلق ہوجائے اور سب بے فاتحہ کے مردود ہوجائیں۔

(۱۹) دیکھو کسطرح مقلدین ائمہ مجتہدین پر حملہ کرتا ہے اور چاروں اماموں کے مصلوں کو برا بتاتا ہے حالانکہ بڑے بڑے ائمہ اسلام نے اسکو جائز و قائم رکھا اور بڑے بڑے اولیاء عظام نے اس کے قیام پر کوشش فرمائی اس نے اندھوں کیطرح کچھ نہ دیکھا اور سب کو برا کہدیا۔

(۲۰) دیکھو کہ غیر مقلدی کی بنیاد کو کسطرح قائم کر رہا ہے۔ پہلے تو یہ کہا کہ اللہ و رسول کا کلام ہر عامی جاہل سمجھ سکتا ہے۔ یہ صریح مخالف آیہ کریمہ تلک الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العٰلمون ہے یعنی یہ مثالیں بیان کرتے ہیں ہم لوگوں کیلئے اور اون کو نہیں سمجھتے سوا علماء کے۔ اور مخالفت آیہ قرآنیہ کفر ہے پھر جب دیکھا کہ بعض ناعاقبت اندیش اوس کے جال میں آگئے اور مشکوۃ کا ترجمہ دیکھکر تقویۃ الایمان کو قرآن بناکر تخریب دین میں پوری دلچسپی لے رہے ہیں تو کہنے لگا کہ کسی امام مجتہد

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں قیامت کے دن آپ گنہگاروں کو بخشوائیں گے یہ مرتبہ آپکو ملچکا ہے۔ متواتر حدیثوں سے اور اجماع امت سے یہ ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہے کہ عطا فرمائیگا۔ رب کریم آپ کو مقام محمود اور مقام محمود نام ہے مقام شفاعت کا دوسری آیہ مبارکہ ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما اور اگر لوگ اپنے پر جب ظلم کریں حاضر دربار ہو کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اور رسول ان کی سفارش فرمائے تو اللہ کو بڑا توبہ قبول فرمانیوالا مہربان پائیں۔ منکر شفاعت سخت گمراہ ہے

(۱۸) ذکر میلاد شریف نہایت بابرکت ذکر ہے اور قیام وقت ذکر ولادت شریف مستحسن ہے امام برزنجی فرماتے ہیں قد استحسن القیام عند ذکر ولادتہ الشریفۃ الائمۃ ذو روایۃ ودرایۃ فطوبیٰ لمن کان تعظیمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غایۃ مرامہ ومرماہ یعنی قیام ذکر ولادت کیوقت ائمہ محدثین وفقہا کے نزدیک مستحسن ہے تو خوشخبری اوس کو جسکا انتہائی مقصد تعظیم رسول ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ تمام امت کا اسی پر عمل ہے اور موافق حدیث لا تجتمع امتی علی الضلالہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی یہ فعل گمراہی نہیں ہو سکتا۔ ائمہ نے اس کو لکھا ہے اور فاتحہ مروجہ ایصال ثواب کی ایک صورت ہے اور جائز ہے فرقہ معتزلہ اس کا مخالف ہے

(۱۹) مکہ معظمہ میں چاروں مصلونکا ہونا ہرگز برا نہیں اسمیں بڑی مصلحتیں ہیں جنمیں سے ائمہ مجتہدین کی مقبولیت اور اظہار عظمت وشوکت ہے اور یہ چھپے غیر مقلدین اسی کے دشمن ہیں۔

(۲۰) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شارع اسلام تھے اور احکام آپکے سپرد تھے کہ جسکو چاہیں حلال فرمائیں امام قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتی ہیں۔ من خصائصہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ یخص من شاء بما شاء من الاحکام یعنی حضور کی خصوصیت تھی کہ جس کو چاہتے شریعت کے عام حکم سے مستثنیٰ فرما دیتے یہی مضمون خصائص کبریٰ وارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں موجود ہے شیخ محقق دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں احکام مفوض

عقائد خبیثہ وہابیہ اسمٰعیلیہ دیوبندیہ مع حوالہ رسالہ

سو شرک ثابت ہوتا ہی بلفظہ صفحہ ۲۲

لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین (الی ان قال) فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک بلفظہ تنویر العینین اسمٰعیل دہلوی

والعجب من القوم لایخافون من مثل ھذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ھذہ الآیۃ فی جوابھم وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ بلفظہ تنویر العینین

اوراق عقیدہ ونوٹ خبیثہ اور طائفہ کی گمراہی وضلالت

کی بات اور راہ ورسم یعنی قول وفعل کو حجت وسند نہ بنائے ورنہ مشرک ہوجائیگا۔ آخر اپنی شرک فروشی کی بدولت عدم جواز تقلید پر فتویٰ دیدیا لیکن اب بھی بعض رعایت پسند بنام تاویل کہہ سکتے تھے کہ بمقابلہ احادیث صحیحہ قول امام کو حجت بنانا شرک وناروا بتاتا ہے اگرچہ ایسا کوئی مقلد نہیں پھر بھی مسئلہ قابل گرفت شدید نہیں اوس نے اس کی بھی گنجائش نہ رکھی اور صاف کہدیا کہ یہ مقلدین جو آجکل ہیں یعنی حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی یہ خود تو تقلید امام سے ڈرتے نہیں بلکہ غیر مقلدوں کو ڈراتے ہیں یہ خود شرک کرکے بیخوف ہیں اور غیر مقلدوں کو برا کہتے ہیں۔ اب ظاہری تسمہ بھی لگا نہ رکھا اور صاف صاف غیر مقلدی کی تعلیم کی اور تقلید امام مجتہد کو شرک کہدیا جس کو ساری امت مرحومہ واجب جان کر کرتی ہے تو اس کے طور پر سب امت مشرک ہوئی اور ساری امت مرحومہ کو مشرک کہنا خود کفر ہے (دیکھو شفاء شریف)

عقیدہ حقہ اہلسنت وجماعت ایک مختصر روشن حجت

بود بوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ قول صحیح۔ اور تقلید امام کا وجوب اجماعی اسکی مخالفت گمراہی ہے۔ مکتوبات مجدد الف ثانی جز ۱ مکتوب ۳۱۲ صفحہ ۴۲۸ مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام در باب جواز اشارہ بسیار وارد شدہ اند بعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ۔ صفحہ ۴۲۹ در غیر ظاہر مذہب است وانچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیر ویصنع کما کان یصنع النبی علیہ علی الہ الصلوٰۃ والسلام ثم قال ھذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادر است نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لایشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ مستحب والصحیح حرام ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد وبکراہت اشارت فتویٰ دادہ باشند تا مقلدان را نمیرسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب ایں امر از حنفیہ با علمائے مجتہدین را مسلم احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد است تجویز نہ کنند آنرا مگر سفیہ یا معاند۔ ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت است پس عدم اشارت سنت علمائے ما تقدم شدہ صفحہ ۴۵۰ احادیث را ایں اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجبہ دانستہ باشند در ترک عمل بمقتضائے احادیث علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام صفحہ ۴۵۱ اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتویٰ دادہ اند گوئیم ترجیح عدم جواز ست اھ ملخصا اب دیکھیں کس دیوبندی مولوی میں جگر ہے جو حضرت مجدد صاحب پر شرک کا فتویٰ دے حالانکہ مجدد صاف صاف فرماتے ہیں کہ در بارہ اشارہ احادیث نبویہ بہت آئی ہیں اور وہ معروف ومشہور ہیں مگر ہماری یہاں اصول مذہب میں اشارے کا ذکر نہیں۔ ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے۔

عقیدہ حقہ اہلسنت و جماعت مع ایک مختصر روشن حجت	ان عقیدوں کی خباثت اور طائفہ کی گمراہی و ضلالت	عقائد خبیثہ وہابیہ و اسمعیلیہ و دیوبند مع حوالہ رسائل
اشارہ ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے۔ لہذا اہل احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں۔ اسمٰعیل کے مقلدو دیکھو اس شرک تقلیدی کو کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنت رسول کے مقابلہ میں اور اپنے مولویوں کی سنت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی احادیث پر عمل کرے اوس کو ہٹ دھرم بتاتے ہیں مزہ یہ کہ موافق احادیث ایک روایت فقہ میں بھی موجود ہے۔ بعضوں نے اس اشارہ کو سنت و مستحب لکھا ہے خود امام محمد سے ایسا ہی مروی ہے مگر چونکہ یہ روایت نوادر کی ہے لہذا قابل نظر انداز ہے اور احادیث پر عمل نکیا جائے یہ ہے اسمٰعیل دھرم ہٹ دھرم میں شرک عظیم		
(۲۱) کسی غیر رسول کو رسول اللہ کہنا کفر ہے اگرچہ ہزار تاویل کے نام سے حیلے تراشے اور اگر کوئی ایسا کہدے تو اوس پر توبہ لازم ہے	(۲۱) دیکھو کسطرح مسلمانوں کا کلمہ بدل ڈالا۔ اور اشرف علی رسول اللہ کہنا جائز رکھا اور اس شیطانی حرکت پر بجائے تنبیہ کے تسلی دی معاذ اللہ تعالیٰ منہ مسلمانو! دیکھو کہ امکان نظیر کا مسئلہ اور خاتم النبیین کا انکار اور کذب الٰہی کا عقیدہ اسی دن کیلئے تھا کہ خود دوسرے کی زبان سے رسالت کا جامہ پہنے اور اگر کوئی ارشاد قرآن خاتم النبیین کو پیش کرے تو اللہ تعالیٰ کو یہ جھٹ جھوٹا کہدے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ	(۲۱) ایک مرید کے جواب میں جس نے سوتے میں لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ کہا اور جاگتے میں اللھم صل علی سیدنا ونبینا و مولٰنا اشرف علی کہا اور اس کے متعلق دریافت کیا کہ زبان سے یہ کیوں نکلا) اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔ بلفظہ۔ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ متوبات اشرف علی بنام مکتوب خبر ۳۵ مطبع امداد المطابع تھانہ بھون ص ۳۵

اب رہا اس سوال کا دوسرا جز کہ ان کتابوں پر یہ فریفتہ ہیں یا نہیں اسکا جواب ہر مسلمان پر آسان ہے۔ کوئی دیوبندی ایسا نہیں جو ان کتابوں کا دلدادہ نہ ہو اور ان کو مثل قرآن پاک حجت نہ سمجھتا ہو لیکن قطع نظر اس کے کہ دنیا اسپر شہادت دیتی ہے فقیر ایک ایسی حجت ظاہرہ پیش کرے جس سے آفتاب کیطرح روشن ہو جائے کہ یہ سب باہم ایک دوسرے پر فریفتہ ہیں جن کتابوں سے ان وہابیوں کے مشتے نمونہ بعض عقائد لکھے گئے اون کے مصنفین کے نام یہ ہیں اسمٰعیل دہلوی امام الطائفہ قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند۔ رشید احمد گنگوہی پیر مولویان مدرسہ دیوبند۔ خلیل احمد انبیٹھوی رکن و عماد مدرسہ دیوبند۔ اشرف علی تھانوی جان و جانان مدرسہ دیوبند یہ مرکب دیوبند پنج... شرعی ہیں۔ اب اون کی باہمی فریفتگی دیکھو۔ اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ تعلیم الدین مطبع مجتبائی کانپور ص ۱۳۲ میں رشید احمد کی بیعت کی دعوت عام دیتا ہے اور اس توہے کے جال میں سبکو پھنسانا چاہتا ہے بلکہ الامداد میں ایک شخص کے سوال کا کہ بہشتی زیور میں بڑوں کے القاب آپنے قبلہ و کعبہ لکھے ہیں اور رشید احمد نے اس کو منع لکھا ہے یہ جوابدیا ہے کہ میرا لکھا چھوڑو رشید احمد کیطرح کرو میرے لکھے کی تاویل کرو اور اپنے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم کے رسالہ ہفت مسئلہ کی خود منگھڑت بنام تاویل تعریف کرتا ہے غرض گنگوہی کو پیر سے بڑھکر جانتا ہے۔ اشرف علی کا رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۲۵و۳۲ میں اور خلیل احمد